رجسٹرڈ ایل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم پنجشنبہ

فی پرچہ ۱؍

جلد ۱	۲۵ ماہ تبوک ۱۳۲۶ھش	۱۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۶۶ھ	۲۵ ستمبر سنہ ۱۹۴۷ء	نمبر ۹

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۴ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۶ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو پٹھوں میں درد بخار اور کھانسی کی تکلیف ہے۔ اجاب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اختیارات

پروفیسر البرٹ آئن سٹائن جو زمانہ حال کے چوٹی کے سائنسدانوں میں شمار ہوتے ہیں۔ جنہوں نے نظریہ اضافی کا انکشاف کیا۔ اور جن کو جرمنی سے یہودی ہونے کی وجہ سے ہٹلر نے نکال دیا تھا۔ اور اب نیویارک میں رہتے ہیں۔ اقوام متحدہ کے مندوبین کے لیڈروں سے تنبیہاً کہا ہے کہ "انسانیت کے سر پر ہلاکت کا خطرہ منڈلا رہا ہے"۔

آپ نے اپنے ایک خط میں جو رسالہ "دنیائے اقوام متحدہ" میں شائع ہوا لکھا ہے کہ:-

"امن پسند ملکوں کے پاس ایک کاری اور طاقتور ہتھیار اس ہلاکت آفرین اور تباہ کن جنگ کو روکنے کے لئے موجود ہے بشرطیکہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی صحیح معنوں میں ایک عالمگیر مجلس بن جائے۔ اور ویٹو سے ناکارہ شدہ ضمانتی کونسل پر اسے پورا پورا اقتدار حاصل ہو"۔

آپ نے مشورہ دیا ہے کہ "جنرل اسمبلی کو اپنے اختیارات کو زیادہ سے زیادہ وسیع کرنا اور ضمانتی کونسل کو اپنی ماتحتی میں رکھنا چاہیئے"۔ پروفیسر صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ "آج انسانیت اپنی تاریخ کے سب سے بڑے خطرے سے دوچار ہے۔ اور جنرل اسمبلی ہی ایک ایسی مجلس ہے۔ جو انسانیت کو اس خطرۂ عظیم سے بچا سکتی ہے"۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مغرب کے بڑے بڑے علماء نے بھی اب یہ تسلیم کر لیا ہے۔ کہ جب تک اقوام متحدہ کی کونسل اتنی طاقتور نہ ہو کہ وہ اپنے فیصلوں کو بزور منوا سکے۔ اور تمام اقوام اس کو اپنے اوپر ایک قوت فائقہ سمجھ کر اس کے احکام کے سامنے جھک جائیں۔ اس وقت تک ایسی کونسل کا دنیا کو کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ پروفیسر صاحب نے اس اصول کو تسلیم کر لیا ہے۔ مگر ہماری رائے میں جب تک جنرل اسمبلی کے پیچھے فوجی طاقت نہ ہو ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ وہ اپنے فیصلوں کو کس طرح منوا سکتی ہے۔ آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں یہی اصول مسلمانوں کے سامنے رکھا تھا۔

اگرچہ بظاہر اس میں مسلمانوں کو خطاب کیا گیا ہے۔ لیکن اگر مغربی طاقتیں جن کے ہاتھوں میں اس وقت دنیا کی باگ ڈور ہے۔ اور جو صرف عقل سے اس مسئلہ کو حل کرنا چاہتی ہیں۔ وحی الہٰی کے بتائے ہوئے اس اصول کی روشنی میں اقوام متحدہ کی اسمبلی بنائیں۔ اور جنرل اسمبلی نہ صرف بحث تمحیص ہی کے لئے وقف ہو بلکہ اس کے پیچھے ایسی مؤثر قوت بھی ہو جو اس کے فیصلوں کو بڑی سے بڑی طاقت سے بھی منوا سکے۔ اس وقت تک انسانیت کی ہلاکت کا وہ خطرۂ عظیم ٹل نہیں سکتا۔ جس کو آج مغرب کے بڑے بڑے سائنسدان محسوس کر رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ پروفیسر صاحب جس انسانیت کی ہلاکت کے خطرے کو محسوس کر رہے ہیں۔ وہ انسانیت مادہ پرستی کے جال میں اس طرح پھنس چکی ہے۔ کہ انسانیت کا تصور ہی اب صرف ظاہر قوٰے کے ارتقا تک محدود ہو کر رہ گیا ہے تعجب یہ ہے۔ کہ یہ لوگ ظاہری اسباب پر تو مرتے ہیں۔ مگر ابھی تک ان کی توجہ اس حقیقت کی طرف نہیں ہوسکی۔ کہ اقوام متحدہ کی کونسل بغیر مادی طاقت کی تائید کے کس طرح کامیابی کے ساتھ دنیا کا توازن قائم رکھ سکتی ہے۔ اسلام کے نزدیک اگرچہ انسانیت کا ارتقا اخلاقی اور روحانی ارتقا ہی ہے۔ مگر وہ اخلاق اور روحانیت کو مادیات سے علیحدہ نہیں کرتا۔ اس کے نزدیک انسانیت کے صحیح ارتقا کے یہ معنے ہیں کہ قدرت کی تمام قوتوں کو ان خاص حدود و قیود کے ساتھ انسان پوری پوری طرح استعمال میں لا سکے۔ جس سے انسان کی اخلاقی اور روحانی ترقی بھی ساتھ ساتھ ہو۔ سوا اسلام کے دنیا میں کوئی موجودہ مذہب یا زندگی کا عقلی اور فلسفیانہ لائحۂ عمل ایسا نہیں ہے۔ جس کا نظریہ انسان کے مجموعی ارتقا پر حاوی ہو۔ اگر ایک طرف دیگر تمام مذاہب صرف اخلاقی اور روحانی ارتقا پر زور دیتے ہیں تو دوسری طرف زندگی کے فلسفیانہ نظریات صرف مادہ پرستی کی طرف جھکتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ متضاد خیالی کا نتیجہ ہے۔ کہ لوگوں نے سائنس اور مذہب کو ایک دوسرے کا حریف بنا رکھا ہے۔ اور جب کبھی وہ زندگی کے مرکزی اصول کے متعلق کوئی نظریہ پیش کرتے ہیں۔ تو یا تو وہ صرف کھوکھلی اخلاقیات اور روحانیات کی طرف جھک جاتے ہیں۔ اور یا پھر صرف مادیات میں الجھ کر رہ جاتے ہیں۔ اسلام ان دونوں کے درمیان وسطی راستہ اختیار کرتا ہے۔ نہ تو وہ مادی اسباب کو ترک کرتا ہے۔ اور نہ انسانیت کی اخلاقی اور روحانی حالتوں کو نظر انداز کرتا ہے کیونکہ اس کے نزدیک اخلاق اور روحانیت اس زندگی میں اسی کا نام ہے۔ کہ مادی اسباب کا اس طرح استعمال کیا جائے۔ کہ وہ انسانیت کے اعلےٰ سے اعلےٰ مدارج کے حصول کے لئے اس کے ممد و معاون ہو۔ الغرض اسلام انسان کو حیوانیت سے نکال کر انسانیت کی طرف راہ نمائی کرتا ہے۔ اور پھر محض انسان سے اس کو با خلاق انسان اور با خلاق انسان سے با خدا انسان بناتا ہے۔

ہم نے اوپر عرض کیا ہے کہ جب تک اقوام متحدہ کی اسمبلی کی تائید میں فوجی مؤثر اقتدار نہ ہوگا۔ وہ دنیا میں امن قائم نہیں کر سکتی۔ یہ تو مادی اسباب کے نقطہ نظر سے عرض کیا گیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس مادی اصول کو عملی جامہ پہنانے کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ اسمبلی کے ممبر نہائت نیک نیت، اور موجودہ حالات میں اگر با خدا انسان نہ ہوں۔ تو کم از کم با اخلاق انسان ضرور ہونے چاہئیں۔ لیکن اگر سچ پوچھا جائے۔ تو صحیح مجلس اقوام اس وقت بنتی ہے۔ جب اس کے ممبر نہ صرف با اخلاق انسان ہوں بلکہ با خدا انسان ہوں۔ ایسی مجلس اقوام جس کو کسی کی رو و رعائت مدنظر نہ ہو۔ جس کے

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی

پرنٹر پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ میں طبع کرا کر جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور سے شائع کی۔

ہر ایک یا چند قوموں کے ہی خواہ نہ ہوں بلکہ انسانیت کے ہی خواہ ہوں۔ جب تک انسانوں میں حقیقی انسانیت نہ پیدا ہوگی۔ کوئی بھی مجلس خواہ اس کے ممبر کتنے ہی عالم کتنے ہی فلسفہ دان کیوں نہ ہوں۔ انسانیت کو ہلاکت کے خطرۂ عظیم سے بچا نہیں سکتی۔

پروفیسر صاحب کو معلوم ہے کہ اس وقت ہلاکت کا سب سے بڑا آلہ ایٹم بم امریکہ کے قبضہ میں ہے۔ اور روز افزوں اس کی قوت ہلاکت آفرینی میں امریکہ اضافہ کرتی چلی جا رہی ہے۔ اب ایک تازہ خبر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس نے بم گرانے والے ایسے ہوائی جہاز بھی ایجاد کر لئے ہیں۔ جو بغیر پائلٹ کے کام کریں گے ایسی صورت میں جب ہلاکت کی قوتیں صرف ایک ملک کے قبضہ میں ہیں۔ کوئی اقوام متحدہ کی مجلس کس طرح کامیاب ہو سکتی ہے جب تک اقوام متحدہ کے پاس امریکہ کی سرکوبی کے لئے بھی اس سے زیادہ طاقت موجود نہ ہو۔ دوسری طرف روس اس کا حریف بنا ہوا ہے۔ اس کو دبانے کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ مجلس اقوام اس سے زیادہ طاقت رکھتی ہو۔ اگر اس کے برخلاف صرف امریکہ کو استعمال کیا جائے۔ تو ظاہر ہے کہ یہ مجلس متحدہ کا فعل نہ ہوگا۔ بلکہ وہی بات ہوگی۔ کہ جس کی لاٹھی اس کی بھینس ایسی حالت میں مجلس اقوام کا وجود ہی بے معنی ہے۔ ہاں اگر یہ طاقت جو اس وقت امریکہ اور روس کے پاس ہے چند خداترس لوگوں کے ہاتھ میں دے دی جائے۔ تو دنیا کا توازن قائم رہ سکتا ہے۔ اور انسانیت ہلاکت کے خطرہ سے محفوظ رہ سکتی ہے۔

امن آزادی اور انصاف

مسز وجیا لکشمی پنڈت نے جو انڈین یونین کی طرف سے اقوام متحدہ میں مندوبہ ہیں ایک نشری تقریر میں فرمایا ہے۔ کہ "دنیا کے تمام دوسرے ممالک سے زیادہ ہندوستان امن آزادی اور انصاف کا خواہشمند ہے۔ کیونکہ ہم ہی جانتے ہیں۔ کہ ان اصولوں کے بغیر دنیا میں کس طرح زندگی گزرتی ہے۔"

کاش اس وقت آپ ہندوستان میں ہوتیں تو جو کچھ یہاں امن آزادی اور انصاف کی پرستش ہو رہی ہے۔ اس کا نظارہ دہلی کی گلیوں مشرقی پنجاب اور ملک کے دوسرے حصوں میں اپنی آنکھوں سے دیکھتیں۔ کاش کہ آپ نے موت کے اس خون آشام کھیل کا ایک ہی نظارہ دیکھ لیا ہوتا جو یہاں چند ہفتوں سے پوری مہارت اور فنکارانہ انداز سے کھیلا جا رہا ہے۔ تو آپ کے حلق سے ایسے خوشگوارانہ الفاظ آلۂ نشر الصوت کے سامنے کھڑے ہو کر نہ نکل سکتے۔

جب ہمارے مقدس ملک میں موت کا کھیل اس سے کہیں بڑھ کر بے رحمی اور سفاکی سے کھیلا جا رہا ہے۔ جیسا کہ جنگ عظیم میں مغربی اقوام نے کھیلا تھا۔ تو ہمارا کیا حق ہے کہ ہم امن آزادی اور انصاف کی گفتگو مغربی اقوام کے سامنے کریں۔

مسز وجیا لکشمی پنڈت نے گو یہ تماشہ اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا۔ مگر انہوں نے وہ ہولناک واقعات انگریزی اور دوسرے مغربی اخباروں میں ضرور پڑھے ہوں گے۔ جو اس امن آزادی اور انصاف کے خواہشمند ملک میں ظہور پذیر ہوئے ہیں۔

بے شک ہیروشیما پر جب امریکہ نے ایٹم بم گرایا تھا۔ تو وہ قطعہ ارض زندگی سے خالی ہو گیا تھا۔ اس میں بچے بوڑھے عورت کی تمیز نہیں رہی تھی۔ کوئی حیوان اور کیڑا مکوڑا نہیں بچا تھا۔ مگر کہتے ہیں کہ جس شخص نے یہ بم گرایا تھا۔ اس نے ہمیشہ کے لئے اس کام سے توبہ کر لی ہے اور اب اس کے سامنے اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تو وہ کانپنے لگتا ہے۔ لیکن یہاں ہندوستان میں ہسپتالوں میں جا جا کر مریضوں کو برچھیوں سے مارا گیا ہے۔ چھوٹی چھوٹی لڑکیوں پر نیزے چلائے گئے ہیں۔ بچوں کو جلتی آگ پر کباب کی طرح بھونا گیا ہے۔ گاؤں کے گاؤں اڑا دیئے گئے ہیں۔ پھونک دیئے گئے ہیں۔ راکھ کر دیئے گئے ہیں۔ لیکن ان امن آزادی اور انصاف کے خواہشمندوں کی کسی طرح سیری نہیں ہوتی۔ نہتے قافلوں پر جو ایک حصے سے دوسرے حصہ کی طرف اپنی جانیں بچا کر بھاگ رہے ہیں۔ ان کو راستہ میں تہ تیغ کر دیا گیا۔ بوڑھے مردوں اور ضعیف عورتوں کو بھی نہیں چھوڑا گیا۔ الغرض وہ تباہی وہ ہلاکت لائی گئی ہے۔ کہ ہیروشیما پر گرنے والا بم بھی شرم سے پانی پانی ہو جائے

غرض ہے کہ مسز وجیا لکشمی پنڈت ان حقائق کی موجودگی میں کس طرح عرق خجالت سے تر ہوئے دنیا کو للکار کر کہہ سکتی ہیں کہ "دنیا کے تمام ممالک سے زیادہ ہندوستان امن آزادی اور انصاف کا خواہشمند ہے"

ہمیں وہ دکھائیں تو سہی وہ کونسا ہندوستان ہے۔ جس کے اوصاف آپ دنیا کے سامنے نشر کر رہی ہیں۔ کم از کم وہ ہندوستان تو ہرگز نہیں جو ابھی حال میں انگریزوں کی قید سے رہا ہوا ہے۔ جواب دو نو آبادیوں ہندوستان اور پاکستان میں تقسیم ہوا ہے جس میں گاندھی جی اور قائداعظم جناح جیسے لوگ زعما ہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ یہاں جو کچھ ہوا ہے چند سر پھرے غنڈوں کا کام نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ ایک پورے منظم طریقے قومی وسعت کے ساتھ ہوا ہے۔ اس کا کھلا کھلا ثبوت ان بیانات میں موجود ہے جو یہاں کے بڑے بڑے لیڈروں نے گاہ بگاہ دیئے ہیں۔ ہاں اگر پولیس اور فوج کے ذریعہ بیسے مظلوموں کو نہتے کر کے مسلح گروہوں کا ان پر حملہ کرنا امن آزادی اور انصاف ہے۔ تو ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ "دنیا کے تمام ممالک سے زیادہ ہندوستان امن آزادی اور انصاف کا خواہشمند ہے۔"

کچھ کہہ رہے ہیں دیکھنا اندازِ شش جہات

فرطِ الم سے ڈوب گئی نبضِ کائنات
پھر وقفِ اضطراب ہوئی زندگی کی رات

کشتی وفا کی حلقۂ طوفاں میں آگئی
پھر عشق کے قریب ہوئی منزلِ حیات

لائی ہیں رنگ دیر و کلیسہ کی سازشیں
خنداں ہیں ساکنانِ حرم پر منات و لات

پھر شاطرِ بساطِ فریب و ریا ہے آج
بیچارہ سادہ لوح مسلمان ہوا مات

پھر انقلابِ گردشِ لیل و نہار سے
کچھ کہہ رہے ہیں دیکھنا اندازِ شش جہات

محمود کی نگاہ سے ٹوٹے گا یہ طلسم
پھر منتظرِ ناوکِ غزنی ہے سومنات

ان شعلہ ہائے آتشِ نمرود کے لئے
پھر چاہیئے خلوصِ براہیم کا ثبات

ناہید دن ہیں شوکتِ اسلام کے قریب
یہ تو خدا کی بات ہے ٹلتی نہیں یہ بات

عبدالرحمن ناہید

خلاف ورزی

۱۴ ستمبر ۱۹۴۷ء کو جو کانفرنس پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں کے درمیان منعقد ہوئی تھی۔ جس میں مسٹر لیاقت علی خان صاحب اور مسٹر غلام محمد صاحب پاکستان حکومت کی طرف سے اور پنڈت جواہر لال نہرو اور سردار بلدیو سنگھ صاحب ہندوستان کی طرف سے اور مغربی اور مشرقی پنجاب کے گورنر اور وزرا اور نیز دونوں حکومتوں کے فوجی نمائندے بھی شامل ہوئے تھے اس میں دوسری تجاویز کے ساتھ یہ فیصلہ ہوا تھا۔ کہ

"پہلے خواہ کچھ احکام جاری ہوئے ہوں آئندہ پناہ گزینوں کے قافلوں یا ان کے عارضی کیمپوں کی تلاشی نہیں لی جایا کرے گی۔ اگر گنجائش ہو تو پناہ گزینوں کو اپنے مال و اسباب کے ساتھ لے جانے کی اجازت ہوگی۔ مال و اسباب میں لائسنس دار ہتھیار پالتو جانور چھکڑے اور موٹر لاریاں شامل ہونگی۔" گو اب اس فیصلہ پر عمل ہونے کا اعلان کیا جا رہا ہے افسوس ہے کہ قادیان میں اس فیصلہ پر قطعاً عمل نہیں ہو رہا۔ بلکہ ٹرکوں کو جو قادیان سے پناہ گزینوں کو لاتے ہیں۔ راستہ میں کئی کئی گھنٹے تلاشی کے لئے روک لیا جاتا ہے جس سے عورتوں اور بچوں کو ناجائز تکلیف کے علاوہ ٹرکوں وغیرہ کو قانون شکن سکھ جتھوں کے حملہ کا خطرہ لگا رہتا ہے۔ ہم حکومت مشرقی پنجاب

موجودہ قیامت مسلمانوں پر کیوں واقع ہوئی؟

(از جناب شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی)

مسلمانوں پر اس وقت جو تباہی اور بربادی سارے ہندوستان میں اور بالخصوص ہمارے مشرقی پنجاب اور ہند کے دار السلطنت دہلی میں آئی ہے گذشتہ زمانہ کی تباہیوں اور غارت گریوں کی تاریخ شاید ہی اس کی کوئی نظیر پیش کر سکے۔ مسلمانوں کے قتل و غارت کا جو ہولناک اور روح فرسا نظارہ دنیا نے آج دیکھا بلا مبالغہ قلم میں یہ طاقت نہیں کہ اس کا پورا نقشہ الفاظ میں کھینچ سکے مسلمانوں کی جلاوطنی اور خانماں بربادی جس وسیع پیمانہ پر آج کل ہوئی اور ہو رہی ہے اس کی مثال تاریخ عالم میں کہیں ڈھونڈے سے بھی نہیں مل سکتی۔

کیا ہمارے ارباب حل و اقتدار۔ ہمارے لیڈروں اور ہمارے رہنماؤں نے سوچا کہ مسلمانوں پر اس قیامت صغریٰ کے نازل ہونے کی وجوہ کیا ہیں۔ اور کیوں وہ اس دردناک مصیبت میں مبتلا ہیں؟

آیئے میں آپ کو بتلاؤں کہ منجملہ دیگر وجوہ کے دو وجہوں سے مسلمانوں پر یہ مصیبت عظمیٰ ٹوٹی ہے۔

پہلی اور بڑی وجہ تو یہ ہے کہ مسلمانوں نے کم و بیش سات سو برس تک ہندوستان پر حکومت کی اس طویل عرصہ میں سلطنت کا انتظام کرنے اور بلا تمیز مذہب و ملت رعایا کو جسمانی آسائش و آرام پہنچانے میں ہرگز کوتاہی اور کمی نہیں کی۔ لیکن تبلیغ حق اور اشاعت اسلام کی انہوں نے ہندوستان میں کوئی باقاعدہ اور مسلسل کوشش کبھی نہیں کی۔ نہ کوئی تبلیغ کا محکمہ کبھی قائم کیا گیا اور نہ کبھی کہیں مبلغین کو ہدایت اور تلقین اسلام کے لئے اطراف و جوانب میں مقرر کیا گیا۔ یہ جو کچھ مسلمان ہندوستان میں نظر آ رہے ہیں۔ یہ یا تو ان مسلمانان اسلاف کی اولاد ہیں جو افغانستان اعراق، ایران اور عرب سے آ کر یہاں بس گئے۔ یا مسلمان درویشوں۔ پیروں اور اولیاء اللہ کی ذاتی اور انفرادی تبلیغی مساعی کا نتیجہ ہیں۔ اجتماعی اور باقاعدہ کوشش تبلیغ اسلام کی مسلمانوں نے کبھی نہیں کی اس امر کا بدیہی ثبوت یہ ہے کہ ملک کے جس جس حصہ میں مسلمانوں کی مضبوط اور طاقتور سلطنتیں قائم رہی ہیں۔ اس اس حصہ میں مسلمانوں کی تعداد نسبتاً کم ہے مثلاً دہلی اور دکن کو لے لیجئے۔ اس کے برخلاف جو علاقے مسلمانوں کی دار الحکومت سے فاصلہ پر واقع تھے۔ یا جہاں مسلمانوں کی حکومتیں کمزور تھیں وہاں مسلمان نسبتاً زیادہ پائے جاتے ہیں مثلاً مشرقی بنگال اور مغربی پنجاب وغیرہ ہیں۔

پروفیسر آرنلڈ نے اس بات کا اپنی مشہور عالم کتاب پریچنگ آف اسلام میں کھلے طور پر اعتراف کیا ہے اور اس امر کو اس حقیقت کے ثبوت میں پیش کیا ہے کہ مسلمانوں نے ہندوستان میں جبراً لوگوں کو مسلمان نہیں بنایا۔ کیونکہ وہ اگر جبراً مسلمان بناتے تو سب سے پہلے ان علاقوں کے ہندوؤں کو بناتے جو ان کی دار الحکومت کے قرب و جوار میں آباد تھے۔

خیر یہ تو علیحدہ سوال ہے۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ مسلمانوں نے اس ملک میں تبلیغ اسلام کی باقاعدہ کوشش کبھی نہیں کی۔ کاش! اگر وہ تبلیغ و اشاعت کا محکمہ باقاعدہ مقرر کرتے۔ مبلغین اور واعظین کی ٹریننگ اور تعلیم کے لئے سرکاری مدارس جاری کرتے اور ملک میں جابجا مناسب مقامات پر تبلیغی مراکز قائم کرتے اور اس طرح سارے ملک میں تبلیغ کا ایک جال سا پھیلا دیتے تو یقیناً بہت ہی جلد سارا ہندوستان حلقہ بگوش اسلام ہو جاتا۔ اور آج ایک بھی غیر مسلم ہندوستان میں نہ ہوتا۔ اگر اب بھی مسلمان اس طرف توجہ کریں۔ اور متفقہ اور متحدہ طور پر ہندوستان میں تبلیغ اسلام کی کوشش کریں۔ تو بڑی کامیابی ہو سکتی ہے۔

دوسری وجہ مسلمانوں کے موجودہ پُر رنج قتل و غارت کی میرے نزدیک ان کی عدم تنظیم اور فقدان اتحاد ہے۔ عرصہ کی بات ہے مگر میرے کانوں میں اب تک حضرت امام جماعت احمدیہ کی وہ پرجلال تنبیہ گونج رہی ہے جو آپ نے اپنے ایک خطبہ میں مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کی تھی۔ کہ اگر تم لوگ متفق اور متحد ہو کر اپنی تنظیم نہیں کرو گے۔ آپس کے اختلافات اور جھگڑے ختم نہیں کرو گے۔ باہم اتفاق اور اتحاد سے نہیں رہو گے۔ تو میں صاف طور سے تم سے کہتا ہوں کہ مجھے ہندوستان کے افق پر سپین کا لفظ لکھا ہوا نظر آتا ہے۔

افسوس! تقدیر کے نوشتے پورے ہوئے مسلمانوں کی عدم تنظیم ان کے لئے نہایت درجہ مہلک ثابت ہوئی اور سپین کا لفظ جو افق ہندوستان پر بہت عرصہ پہلے حضرت امام جماعت احمدیہ کو لکھا ہوا نظر آیا تھا۔ آج حقیقت بن گیا کیا اب بھی مسلمانوں کی آنکھیں نہیں کھلیں گی اور وہ اب بھی آپس کے جھگڑوں اور فرضی اختلافات کو پس پشت ڈال کر باہم متفق اور متحد نہیں ہوں گے؟

اگر مسلمان باہم متفق اور بھائی بھائی ہوتے اگر ان میں تنظیم اور اتحاد ہوتا اگر وہ دشمن کی کوششوں سے باخبر رہتے۔ اگر وہ ہر وقت کیل کانٹے سے لیس اور مدافعت کے لئے پورے طور پر تیار رہتے تو ان کو یہ روز بد دیکھنا نہ پڑتا۔ جو آج دیکھنا پڑا ہے۔

مسلمانو! اس موجودہ تباہی سے عبرت پکڑو۔ آپس کے اختلافات اور باہمی افتراق کو بھول کر ایک ہو جاؤ۔ اور متحدہ اور متفقہ طاقت کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کرو۔ تو اب بھی دنیا میں تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا اللہ تعالیٰ ہمیں تبلیغ اور تنظیم کی توفیق بخشے اور ہماری غلطیوں کو معاف فرمائے۔ آمین

قادیان سے آمدہ اطلاعات

لاہور ۲۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جو فوج قادیان میں متعین ہے وہ ایسے فوجی ٹرکوں میں بھی مداخلت کر رہی ہے۔ جو فوجی ملازموں کے بال بچوں اور رشتہ داروں اور دوستوں کو لانے کے لئے وہاں جاتے ہیں۔ اور مجبور کرتی ہے۔ کہ ان ٹرکوں میں وہ ایسے لوگوں کو بھی لے جائیں۔ جن کو وہ خود اپنی مرضی سے بھیجنا چاہتی ہے۔ تین فوجی ٹرک جو کل ۱۰ بجے قادیان سے روانہ ہوئے تھے۔ اس وقت تک لاہور نہیں پہنچے ان کی خیریت کے متعلق سخت اندیشہ کیا جا رہا ہے خاص کر اس وجہ سے کہ مسلمان پناہ گزینوں پر متواتر حملے ہو رہے ہیں۔

تشویش کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ ان ٹرکوں کے ہمراہ بعض ایسے سپاہی بھی ہیں جنہوں نے سکھوں کے حملوں کے خلاف دفاع کیا تھا۔ اور جن کے خلاف امن شکن سکھوں کو شکایت ہے۔

نماز کی اہمیت

جو شخص نماز چھوڑتا ہے میں اسے یقین دلاتا ہوں کہ اسکو کبھی ایمان کی موت نصیب نہ ہوگی موت سے پہلے ضرور کوئی ایسا حادثہ اسے پیش آئیگا جسکی وجہ سے وہ ایمان سے محروم ہوجائیگا

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ — الفضل ۲۴ ستمبر

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن کبھی خدا سے نا امید نہیں ہوتا

"ضرور ہے کہ اول یہ ابتلا انتہا تک پہنچ جائے عسر کے ساتھ یسر ہوتی ہے۔ اور غم کے بعد خوشی۔ ایسا نہ ہو کہ آپ بشریت کے وہم سے مغلوب ہو کر سلسلہ امید کو ہاتھ سے چھوڑ دیں کہ ایسا کرنا دعا کی برکت کو کم کر دیتا ہے۔ مومن کی بڑی خوش قسمتی یہ ہے کہ وہ خدا پر ایمان لاتا ہے۔ اور اس کے فضل پر بھروسہ رکھتا ہے۔ جو شخص خدا سے نا امید ہوتا ہے۔ وہ مومن نہیں ہوتا۔ دنیا تو خود روزے چند اور بے اعتبار ہے ایک خدا ہی ہے جس سے خوشی ہے۔ وہ قادر ہے۔ اور بلاشبہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ . . . انسان کو اس رحیم و کریم اور قادر سے نا امید نہیں ہونا چاہیئے۔ جو شخص نا امید ہوا۔ وہ جہنم میں گیا۔ اگر ہماری جلد ہمارے بدن پر سے الگ کر دی جائے۔ اور ایک آہنی تنور میں ڈال دیا جائے تب بھی ہم اس خدا سے نا امید نہیں ہو سکتے۔ ہمارے لئے ابراہیم کا نمونہ کافی ہے جس نے خدا کی مرضی حاصل کرنے کے لئے اپنے بیٹے کی گردن پر چھری رکھدی۔ اور آنکھیں بند کر کے اپنی دانست میں ذبح کر دیا مگر آج اس ذبح کردہ کی اس قدر اولاد ہے کہ ہم ان کو گن نہیں سکتے۔ خدا بے وفا نہیں انسان خود بے وفا بنتا ہے۔ خدا غدار نہیں انسان خود غداری کرتا ہے خدا ہرگز اپنے وفادار کو نہیں چھوڑتا۔ مگر بدبخت انسان خود چھوڑتا ہے تب دنیا اور دین دونوں اس کے تباہ ہو جاتے ہیں۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد ۵ ص۳۰)

مسلمانوں کے سنبھلنے کی واحد راہ - قرآن مجید

ازجناب نواب محمد دین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر

اس وقت جو ملک میں وحشت پھیل رہی ہے اور لوگ اپنے وطن۔ جائیداد اور گھروں کو چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں۔ اور اپنے آپ کو سخت مصیبت میں ڈال رہے ہیں۔ یہ نتیجہ ہے قرآن کریم کی تعلیم اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو بھول جانے کا۔ ان پرفتن ایام میں مسلمانوں کے سنبھلنے کا ایک ہی راستہ ہے اور وہ یہ کہ وہ قرآن پڑھیں اور اس پر عمل کریں۔

قرآن کریم میں آتا ہے۔

الذین استجابوا للّٰہ والرسول من بعد ما اصابھم القرح ۃ للذین احسنوا منھم واتقوا اجر عظیم ۃ الذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایمانا وقالوا حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل ۃ فانقلبوا بنعمۃ من اللّٰہ وفضل لم یمسسھم سوء واتبعوا رضوان اللّٰہ واللّٰہ ذو فضل عظیم ۃ انما ذالکم الشیطن یخوف اولیاءہ فلا تخافوھم وخافون ان کنتم مومنین ۃ

اور تقوے اختیار کیا۔ بڑا اجر ہے وہ مومن جن کو لوگوں نے کہا کہ تمہارے بر خلاف جتھہ بندی کر کے لوگ اکٹھے ہو رہے ہیں پس تم ان سے ڈرو اس دھمکی سے ان کا ایمان بڑھ گیا۔ اور انہوں نے کہا کہ کافی ہے ہم کو اللہ اور وہ بڑے فضل والا ہے صرف وہ شیطان ہے جو ڈراتا ہے۔ اپنے دوستوں کو۔ پس نہ ڈرو تم ان سے اور ڈرو تم مجھ سے اگر ہو تم ایمان والے

یا ایھا الذین امنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللّٰہ کثیرا لعلکم تفلحون ۔ واطیعوا اللّٰہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم واصبروا ان اللّٰہ مع الصبرین ۃ

ترجمہ۔ اے مومنو جب تم ملو کسی گروہ (جتھہ) کو تو ثابت قدم رہو۔ تم اور یاد کیا کرو تم اللہ کو بہت تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اور اطاعت کیا کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی۔ اور نہ باہم جھگڑا کرو۔ ورنہ بزدل ہو جاؤ گے۔ اور دور ہو جائے گا رعب تمہارا اور صبر کیا کرو تم یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(سورہ انفال ع ۶)

اسلام اور کمیونزم کے عینی تصورات

ایک سوال اور اس کا جواب

سوال - احمدیت انفرادی اور اجتماعی زندگی کا کوئی عینی تصور رکھتی ہے؟

جواب۔ اسلام نے بہترین عینی تصور پیش کیا ہے یعنی دنیا ہر دو انفرادی اور اجتماعی لحاظ سے "جنت" بن جائے۔ اس جنت میں باہمی خراش باقی نہیں رہے گی کوئی انسان دوسرے کو لوٹ نہیں سکے گا۔ کوئی قوم دوسری قوم پر چڑھائی نہیں کرے گی جس میں انسان کام کرے گا قابلیت کے مطابق اور استعمال کرے گا ضرورت کے مطابق۔ بلکہ اسلام اس سے بھی آگے جاتا ہے ایک انسان دوسرے کی ضروریات خوشی سے پوری کرے گا نہ کہ جبر سے۔ کمیونزم کبھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کی بنا جبر پر ہے۔ انسانی فطرت جبر سے نفرت کرتی ہے۔ انسان اپنی خوشی سے اپنا سب کچھ دے دیتا ہے مگر جبر سے ایک کوڑی بھی نہیں دینا چاہتا اسلام جبر کو صرف اس حد تک روا رکھتا ہے جب تک اس کی تربیت ناقص ہے جب اس کی تربیت صحیح اسلامی اصولوں کے مطابق مکمل ہوتی چلی جائے گی تو جبر بھی کم سے کم ہوتا چلا جائے گا۔ جو شخص طوعاً ۱/۲ یا ۱/۳ یا ۱/۴ حصہ آمدنی کا دینا سیکھ جاتا ہے تو اس کو زکوٰۃ یعنی سال کی کمی کا ۱/۴۰ حصہ دینا کبھی گراں نہیں گذرتا اسلام تو ایسی مثالیں بھی پیش کر سکتا ہے کہ ایک شخص نے اپنا سارا کچھ دے دیا اور خوشی سے دے دیا بلکہ ان کو اس بات کا افسوس رہا کہ ان کے پاس اور کچھ کیوں نہ ہوا۔ کہ وہ وہ بھی دے دیتے ایسی مثالیں اسلامی تاریخ میں ہزاروں مل سکتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب ایک شخص ایسا کر سکتا ہے۔ تو سب کر سکتے ہیں صرف باقاعدہ تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔

احمدیت انسانوں کی ایسی تربیت کرنا چاہتی ہے اگر آپ احمدیت کا عینی تصور دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو قرآن کریم کے وہ حصے نکال کر غور سے مطالعہ کیجئے۔ ایسا تصور آج تک انسان ایجاد نہیں کر سکا۔ لیکن یہ ناقابل حصول نہیں۔ جب تربیت مکمل ہو جائے گی تو یہ عینی تصور عین حقیقت ہو جائے گا۔ اسلام اس اصول کو تسلیم کرتا ہے کہ ہر ایک کو اپنی قابلیت کے مطابق کام کرنا چاہیئے اور وہ اس اصول کو بھی تسلیم کرتا ہے کہ سب کو ضروریات کے مطابق روزی میسر ہونی چاہیئے۔ وہ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے دونوں طریقے استعمال کرتا ہے کرہی بھی اور طوعی بھی اگر وہ خالص اکراہ کو خلاف فطرت سمجھ کر طوعی طریقہ پر انسانی تربیت کرتا ہے آپ تیس سال کہتے ہیں اگر پہلے یہ تیس دن بھی کامیاب ہو چکا ہے۔ تو اس بات کا ثبوت، کہ اسلام کا عینی تصور قابل حصول ہے اور اس کے طریقے حصول فطرت کے مطابق ہیں لیکن کیمونزم اپنے طریقوں سے اپنا عینی تصور اس دنیا میں ایک صرف دو شخصوں کے درمیان بھی ایک منٹ کے لئے بھی قائم کر کے نہیں دکھا سکتا کیونکہ جب بھی آپ ایک شخص کی قابلیت سے پیدا شدہ رزق بالجبر اس سے چھین کر دوسرے کو دیں گے۔ تو اس لمحہ سے دونوں کی انسانیت میں انحطاط شروع ہو جائے گا۔ اور جتنا جتنا اس کو پھیلاتے جائیں گے انسانیت کم ہوتی جائے گی یہاں تک کہ صفر کے مقام پر پہنچ جائے گی اور انسان نرا حیوان بن جائے گا جس کی زندگی کا مقصد گھاس چرنا ہوگا۔ آپ روس کی موجودہ سائنٹیفک ترقیاں نہ دیکھیں یہ اس وقت تک ہیں جب تک دوسری قوم مقابلہ کرنے والی سامنے آئی ہیں جب یہ خدشہ مٹ جائے گا۔ تو انحطاط شروع ہو جائے گا۔ اس وقت روس ہرگز کیمونزم کے اصولوں پر نہیں چل رہا۔ اگر ایک روسی کو جینے کا حق ہے تو ایک انگریز اور ایک امریکن کو بھی حق ہے آپ کہیں گے کہ وہ اپنے بچاؤ کے لئے ایسا کرتا ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یہی بات یہ ظاہر کرتی ہے کہ روس نے ابھی تک ایک دن کے لئے بھی عمل کر کے نہیں دکھایا۔ جب تمام دنیا روس کی طرح ہو جائیگی تو اس لمحہ سے انسانی فطرت انحطاط کی طرف تیزی سے بڑھنا شروع کر دے گی۔ اور انسان محض حیوان بن کر رہ جائے گا۔ اور پھر نوع بشر دنیا سے مٹ جائے گی۔ اس کا نام و نشان بھی نہ رہے گا۔ کیمونزم کے کمال عروج کا لمحہ انسانیت کی موت کا لمحہ ہوگا۔

سرحد میں رائفلوں اور ریوالوروں کے لائسنس

پشاور ۲۳ ستمبر۔ سرحد کی حکومت نے صوبہ کے تمام ڈپٹی کمشنروں کو رائفلوں اور ریوالوروں کے لائسنس جاری کرنے کے اختیارات تفویض کر دیئے ہیں۔ سابقہ کانگرسی وزارت نے ڈپٹی کمشنروں کو صرف شارٹ گن کے لائسنس جاری کرنے کے اختیارات دے رکھے تھے۔ رائفلوں اور ریوالوروں کے لائسنس ڈاکٹر خانصاحب خود جاری کیا کرتے تھے۔

خان عبد القیوم کی نشری تقریر

پشاور ۲۳ ستمبر۔ پاکستان ریڈیو پشاور سے تقریر نشر کرتے ہوئے وزیر اعظم صوبہ سرحد خان عبد القیوم نے اعلان کیا کہ صوبہ سرحد کے کیمپوں میں اس وقت چوبیس ہزار ہندو اور سکھ پناہ گزین ہیں۔ ان میں سے جو اصحاب بھی ہندوستانی یونین میں جانے کے خواہاں ہونگے انہیں بحفاظت صوبہ سرحد سے ہندوستان پہنچا دیا جائے گا۔ پاکستانی ریلوے کے راستہ میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کو نہایت بے رحمی سے کچل دیا جائیگا خان عبد القیوم خاں نے اس امر کا انکشاف کیا کہ قیام پاکستان کی تقریب پر ۲۹۹۵ اشخاص رہا کئے گئے اور ۶۰۰، ۱۴ اشخاص کی سزاؤں میں تخفیف کی گئی

کانگرس کی مجلس عاملہ کا اجلاس

نئی دہلی ۲۳ ستمبر۔ آج کانگرس کی مجلس عاملہ کا اجلاس ہوا۔ جو تین گھنٹہ تک جاری رہا۔ معلوم ہوا ہے کہ آج کے اجلاس میں شرقی اور مغربی پنجاب کی اقلیتوں کے تحفظ کے متعلق غور و خوض کیا گیا۔ صدر کانگرس اچاریہ کرپلانی نے مجلس عاملہ کو قائد اعظم جناح گورنر جنرل پاکستان سے اپنی ملاقات کی روئداد بتائی پنڈت نہرو نے بدامنی کے انسداد کے لئے حکومت ہند کے اقدامات کی وضاحت کی۔

پاکستان اور ہندوستان کے نمائندے آپس میں تعاون کریں گے

نیو یارک ۲۳ ستمبر۔ مجلس اقوام متحدہ کے ہندوستانی وفد کی لیڈر مسز وجے لکشمی پنڈت نے آج مشرق بعید کے لئے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ کی طرف سے یورپ کی غذائی قلت کا بہت پراپیگنڈا کیا گیا جا رہا ہے۔ مگر ایشیا کے فاقہ کشوں کی طرف توجہ نہیں دی جا رہی۔ مسز وجے لکشمی نے توقع ظاہر کی کہ پاکستان اور ہندوستان کے نمائندے بین الاقوامی معاملات میں ایک دوسرے سے تعاون کریں گے۔ مسز وجے لکشمی نے آئندہ جنگ کے متعلق مختلف ممالک کے خطرناک پراپیگنڈے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اگر پراپیگنڈے کی یہ مہم فی الفور ختم نہ کی گئی۔ تو عنقریب جنگ شروع ہونے کا اندیشہ ہے۔

لاہور میں دکانوں کی تقسیم کے سلسلہ میں اعلان

درخواستیں ۲۶ اور ۲۷ ستمبر کو وصول کی جائیں گی

لاہور ۲۳ ستمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی طرف سے لاہور کے مختلف حصوں میں ۸۷ دکانوں کی تقسیم کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ درخواستیں مطبوعہ فارموں پر ساڑھے دس بجے صبح سے ۴ بجے تک ۲۶ اور ۲۷ ستمبر کو مل سکیں گی۔ سٹی مجسٹریٹ لاہور کے کمرہ عدالت کے باہر دوکانوں کی تقسیم کے سلسلہ میں شرائط وغیرہ کا نوٹس دیکھا جا سکتا ہے۔

دوکانوں کی تفصیل یہ ہے

برانڈرتھ روڈ لاہور

۱۔ اورنٹیل الیکٹرک کمپنی دوکان ۵
۲۔ ہیرا الیکٹرک سٹورز
۳۔ عطرچند اینڈ کمپنی جنرل مرچنٹس
۴۔ منٹگمری اینڈ جنرل ملز لمیٹڈ کے بائیں طرف ایک دوکان۔ دو دروازوں والی۔
۵۔ منٹگمری اینڈ جنرل ملز لمیٹڈ کے بائیں طرف دوکان ۲
۶۔ بنگال بیلٹنگ اینڈ ہوز پائپز
۷۔ گوپال چند پوری اینڈ برادرز۔ دو دروازوں والی۔
۸۔ گوردھن داس انجنیئرز اینڈ مینوفیکچرز کا شوروم

ہسپتال روڈ (سرائے رتن چند)

۱۔ نرائن داس پریم ناتھ بھاٹیہ
۲۔ برٹش پینٹ اینڈ ہارڈ ویئر سٹورز
۳۔ نیولائٹ فوٹو سٹوڈیو
۴۔ نیشنل دھوپ کمپنی
۵۔ مذکورہ بالا کمپنی کے بائیں طرف دوکان
۶۔ جوہر زندگی فارمیسی
۷۔ مذکورہ فارمیسی کے دائیں طرف کی دوکان
۸۔ ڈاکٹر گورچرن اہلووالیہ ڈنٹیل سرجن
۹۔ ورکرسٹر کچھ کمپنی
۱۰۔ ملتانی آیورویدک فارمیسی
۱۱۔ ریپئرنگ شاپ
۱۲۔ پرکاش پرنٹنگ ورکس۔

بخشی مارکیٹ انارکلی لاہور

۱۔ دکان ۳
۲۔ دوکان ۳ سے اگلی دوکان
۳۔ دوکان ۸
۴۔ راج فینسی کارنر

انارکلی لاہور

۱۔ بھگوان سنگھ دودھ دہی فروش
۲۔ کندن لال اگروال اینڈ سنز ولی والہ
۳۔ نیشنل میوزک ایمپوریم جو مینٹرل ہوٹل ... ریسٹورنٹ کے نیچے واقع ہے۔
۴۔ دلیپ راج ... جنرل مرچنٹس
۵۔ انند میڈیکل ہال بالمقابل میجسٹک ہوٹل
۶۔ چوپڑہ برادرز جنرل مرچنٹس بالمقابل راجہ برادرز
۷۔ سرداری دی ہٹی۔ (ہوزری)
۸۔ سورت بارڈر ہاؤس
۹۔ روشن ٹرنک ہاؤس کے۔ آر۔ دھیر اینڈ کمپنی

پرانی انارکلی

۱۔ کمرشل بوٹ ہاؤس
۲۔ راج شو کمپنی
۳۔ ٹیلرنگ شاپ ۲۹

میوہ منڈی

امیر علی شعر روڈ پر دکان ۲۳ ملکیت دلیس راج

موہن لال روڈ

۱۔ مدن لال کیشپ سٹیشنرز
۲۔ ریڈرز بک ایجنسی بک سیلرز پبلشرز
۳۔ سوشل بک ڈپو کے ساتھ کی شیر فروش کی دوکان۔
۴۔ ماڈرن سکاؤٹنگ ایکوئپمنٹ
۵۔ بھنڈاری بک ڈپو
۶۔ پنجاب بک اسٹور
۷۔ امریکن فونٹن پن ہاؤس ملکیت چمن لال
۸۔ وطن سٹیشنری مارٹ۔

ہال روڈ لاہور

۱۔ بنگی لال مرچنٹ اینڈ ریڈیو گراموفون ڈیلر
۲۔ ویسٹرن ریڈیو اینڈ الیکٹرک کمپنی
۳۔ یونائیٹڈ ٹریڈنگ کارپوریشن ریڈیو ڈیلرز
۴۔ کرم سنگھ اینڈ کمپنی سائیکل ریپیرنگ ویلکنائزنگ اینڈ ویلڈنگ

بیڈن روڈ لاہور

۱۔ شکارپور سندھ ہندو ہوٹل۔
۲۔ دکان ۹۸
(۳) دکان ۹۹ رتن گھی
۴۔ دکان ۱۰۰
۵۔ اتم گھی سٹورز۔
۶۔ گورداس رام بیدی
۷۔ اتم گھی سٹورز اور گورداس رام بیدی کے درمیان کی دکان
۸۔ سیٹھی برادرز جنرل پرویژن سٹورز
۹۔ علوی اینڈ کمپنی کے بالمقابل مٹھائیوں کی دکان

ریلوے روڈ لاہور

۱۔ سیالکوٹ سوڈا واٹر فیکٹری
۲۔ کرشن کلاتھ ہاؤس۔

خبروں پر حکومت ہندوستان نے سنسر لگا دیا

واشنگٹن ۲۴ ستمبر۔ پچھلے دنوں مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کا جو قتل عام ہوا۔ اس کے متعلق ان امریکی نامہ نگاروں نے خبریں بھیجیں۔ جو دہلی میں موجود تھے۔ کئی نامہ نگاروں نے اپنی زندگی کو خطرے میں ڈال کر ان علاقوں کا دورہ کیا۔ جہاں قتل عام ہو رہا تھا۔ اور آنکھوں دیکھا حال اخبارات کو ارسال کیا۔ ان خبروں کے شائع ہونے سے تمام امریکہ میں تشویش پھیل گئی۔ اب ہندوستان کے امریکی نامہ نگار یہ شکایات بھیج رہے ہیں کہ ہندوستان کی حکومت خبروں کو سنسر کر رہی ہے اور اصلی واقعات کو امریکی اخبارات تک نہیں پہنچنے دیتی۔ اخبارات میں بھی حکومت ہندوستان کے اس رویہ کے خلاف احتجاج کیا جا رہا ہے

مسلمانوں کے قتل عام سے عرب ممالک میں غم و غصہ کی لہر

قاہرہ ۲۴ ستمبر۔ عرب لیگ کے لیڈروں کو مشرقی پنجاب کے فسادات کی خبریں برابر موصول ہو رہی ہیں۔ ان خبروں سے تمام عرب لیڈر بہت ہی پریشان ہیں۔ پچھلے دنوں عرب ریاستوں کے وزراء خارجہ کا جو اجلاس ہوا تھا۔ اس میں عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل کی طرف سے ایک مکتوب پڑھ کر سنایا گیا جس میں انہوں نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ تمام عرب ممالک کی مساجد میں مسلم شہداء کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی جائے اور ان کی مغفرت کے لئے دعا کی جائے۔ سیکرٹری جنرل نے یہ بھی تجویز کیا کہ عرب ریاستیں پاکستان کے مسلمانوں کے جان و مال کی خیر کے لئے دعا مانگیں اور برطانوی سفیروں پر زور دیں کہ وہ اس معاملہ کی طرف برطانوی حکومت کی توجہ مبذول کرائیں۔ چنانچہ کل عراق کے وزیر خارجہ نے برطانوی سفیر سے ایک ملاقات میں نہایت زوردار الفاظ میں پنجاب میں مسلمانوں کے قتل عام کی مذمت کی اور ان پر زور دیا کہ وہ اس معاملہ کو برطانوی حکومت کے سامنے رکھیں۔

ہندوستان میں غذائی حالت نازک صورت اختیار کر گئی

واشنگٹن ۲۴ ستمبر۔ ہندوستانی سفارتخانے کے اعلیٰ افسر نے بتایا کہ امریکہ سے اس سال گیہوں کی برآمد میں کمی کو ہندوستان انتہائی تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ ہندوستان میں غذائی صورت اتنی ابتر کبھی نہیں ہوئی تھی۔ ۱۹۴۳ء میں بھی جبکہ قحط اور وبا سے پندرہ لاکھ جانیں ضائع ہوئی تھیں حالت اتنی خطرناک نہ تھی۔ اب سے دسمبر تک حالت دن بدن نازک ہوتی جائے گی۔ ہندوستان کی امیدیں امریکہ سے وابستہ تھیں اور ہندوستانی حکومت امریکہ سے گفت و شنید کر رہی ہے مگر اب تک نتائج کوئی خاص امید افزا نہیں۔

ایک اور ریاست کی پاکستان میں شمولیت

کراچی ۲۴ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ کاٹھیاواڑ کی ایک ریاست مانا وادر نے پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ریاست کے حکمران نے رسمی طور پر اشتراک کے اقرار نامہ پر دستخط کر دیئے ہیں۔

مارچ میں کراچی ریڈیو سٹیشن کام شروع کرے گا

ٹرانسمیٹر امریکہ سے لایا جائے گا

کراچی ۲۳ ستمبر۔ پاکستان براڈ کاسٹنگ سروس کے کنٹرولر مسٹر زیڈ اے بخاری نے بتایا کہ کراچی ریڈیو سٹیشن ماہ مارچ میں کام شروع کر دے گا۔ کراچی میں ایک سو کلو واٹ شارٹ ویو ٹرانسمیٹر ڈھاکہ میں بیس کلو واٹ شارٹ ویو ٹرانسمیٹر حیدر آباد (سندھ) میں پانچ کلو واٹ شارٹ ویو ٹرانسمیٹر قائم کیا جائے گا پاکستان براڈ کاسٹنگ سروس کے ہیڈ کوارٹرز کراچی میں قائم ہوں گے جس کے لئے بندر روڈ کراچی پر عمارت تعمیر کی جائے گی۔ پاکستان براڈ کاسٹنگ سروس کے ڈائرکٹر آف انجینئرنگ مسٹر ریاض احمد ۳۔ اکتوبر کو امریکہ جائیں گے۔ جہاں سے ٹرانسمیٹر اور ریڈیو کا دوسرا سامان لائیں گے۔ یہ سامان ۱۵۔ دسمبر تک کراچی روانہ ہو جائے گا۔

کراچی ۲۳ ستمبر۔ کراچی میں مقیم تقریباً ایک سو مسلمان پناہ گزینوں نے آج جلوس نکالا اور مکانات کی قلت کے خلاف بطور احتجاج وزیر اعظم سندھ کی کوٹھی کے سامنے نعرے لگائے۔ وزیر اعظم نے پناہ گزینوں کو اطمینان دلایا کہ انہیں جائے رہائش دلانے کا جلد انتظام کیا جا رہا ہے۔

ڈھاکہ میں دونو فرقوں کی دانشمندی سے فرقہ وار فساد رک گیا

سرکردہ مسلمانوں نے دوستی کی فضا پیدا کرنے کی خاطر جلوس میں شرکت کی

ڈھاکہ ۲۳ ستمبر۔ مشرقی بنگال کی حکومت کا ایک اعلان مظہر ہے کہ وقت سے پہلے احتیاطی تدابیر اختیار کرنے اور اقلیت اور اکثریت دونوں فرقوں میں ذمہ داری کا قوی احساس موجود ہونے کی وجہ سے جنم اشٹمی کا جلوس کل خیریت سے گذر گیا اور کوئی ناخوشگوار صورت حالات پیدا ہونے نہیں پائی۔

اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جلوس پروگرام کے مطابق نکالا گیا۔ مگر نواب پور مسجد کے سامنے باجے کے سوال پر تنازعہ پیدا ہو گیا۔ چونکہ حالت بگڑتی جا رہی تھی اس لئے دونوں فرقوں کے لیڈروں نے منظور کر لیا کہ جلوس بند کر دینا چاہئے۔ یہ بھی منظور کر لیا گیا کہ آج جو جلوس نکلنے والا تھا اسے بھی ملتوی کر دیا جائے گا۔ سوائے کچھ کشیدگی کے جو کچھ عرصہ تک مقامی طور پر قائم رہی اور کوئی واردات نہیں ہوئی اور تمام شہر پر امن رہا۔

گورنر، وزیر اعظم اور وزیر تعلیم، ضلع مجسٹریٹ، سپرنٹنڈنٹ پولیس اور دوسرے اعلیٰ افسران موقعہ پر موجود تھے۔ نواب ڈھاکہ اور شہر کے دوسرے سرکردہ مسلمانوں نے دوستی اور رواداری کی فضا پیدا کرنے کی خاطر جلوس میں شرکت کی۔

سرحد کے غیر مسلم لیڈر کا مستحسن اقدام

ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ صوبہ سرحد کی اقلیتوں کے مشہور لیڈر مسٹر امیر چند بموال عنقریب مشرقی پنجاب جا کر غیر مسلموں سے اپیل کریں گے کہ وہ مسلمانوں کا قتل عام بند کر دیں۔ ورنہ صوبہ سرحد میں اس قتل عام کا ردِ عمل نہایت ہولناک ہو گا

حکومت مغربی پنجاب کا اعلان۔ ایک غلط خبر کی تردید

لاہور ۲۳ ستمبر۔ ڈائرکٹر پبلک ریلیشنز مغربی پنجاب رقمطراز ہیں کہ بعض اخبارات میں اس قسم کی خبریں شائع ہوئی ہیں کہ مال روڈ لاہور سے کوئی بزاز اپنا تمام سامان ٹرک میں ڈال کر لے گیا ہے یہ خبر بالکل غلط ہے۔ کوئی بھی دکاندار ضلع لاہور یا صوبہ مغربی پنجاب سے اپنا سامان نہیں لے جا سکتا کیونکہ قانونی طور پر اس امر کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

مسٹر جناح کے نمائندہ خصوصی کا عزم کابل

پشاور ۲۳ ستمبر۔ کابل کے لئے قائد اعظم جناح گورنر جنرل پاکستان کے نمائندہ خصوصی نواب زادہ سعید اللہ خاں آج کابل جاتے ہوئے پشاور پہنچے۔

توقع ہے کہ نواب زادہ سعید اللہ خاں کل کابل روانہ ہوں گے۔

پاکستان آنیوالی تین اور سپیشل گاڑیوں پر حملے

لاہور ۲۳ ستمبر۔ آج پاکستان آنے والی تین سپیشل گاڑیوں کو روک کر مسلمان پناہ گزینوں پر خطرناک حملے کئے گئے۔ مانانوالہ اور امرتسر کے درمیان ایک گاڑی پر حملہ ہوا۔ اس گاڑی میں حکومت پاکستان کے ملازمین سوار تھے۔ اس حملہ میں شدید جانی نقصان ہوا۔ جنڈیالہ ریلوے اسٹیشن کے قریب مسلم پناہ گزینوں کی ایک اور گاڑی روک لی گئی۔ اور اس پر حملہ کیا گیا۔ اس حملہ میں بھی جانی نقصان ہوا۔ جس تیسری گاڑی پر حملہ ہوا وہ لدھیانہ سے آ رہی تھی۔ ابھی سرکاری طور پر مذکورہ بالا حملوں میں جانی نقصان کا اندازہ نہیں بتایا گیا لیکن غیر سرکاری اطلاعات کے مطابق ان حملوں میں بھاری نقصان ہوا ہے۔

مشرقی پنجاب کے دیہاتی علاقوں میں حملے جاری ہیں

نئی دہلی ۲۳ ستمبر۔ حکومت مشرقی پنجاب کے ایک اعلان کے مطابق اس صوبہ کے دیہاتی علاقوں میں مسلمان پناہ گزینوں پر حملے جاری ہیں جن میں شدید جانی نقصان ہو رہا ہے۔ فاضلکا (ضلع فیروزپور) میں سترہ اشخاص ہیضہ کے شکار ہوئے۔ کانگڑہ اور ضلع گورداسپور کے ہندوستانی علاقہ میں بھی ہیضہ کی وارداتیں ہوئیں۔ لدھیانہ ریلوے سٹیشن پر دو مسلمان پناہ گزین ہیضہ کے شکار ہوئے۔ ہوڈل گوڑگانوہ اور پلول کے علاقہ میں فوج گشت لگا رہی ہے۔ ۲۰ ستمبر کو امرتسر سے تقریباً ۵۰ ہزار مسلمان پناہ گزینوں کا قافلہ گذرا۔ بیاس سے ۲۰ ہزار مسلمان پناہ گزین ظلچیاں روانہ ہوئے ہیں۔

عورتوں اور بچوں پر حملے نہ کئے جائیں

امرتسر ۲۳ ستمبر۔ اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ اور سردار ادھم سنگھ ناگوکے نے ایک مشترکہ بیان میں ہندوؤں اور سکھوں سے یہ اپیل کی ہے کہ وہ ظلم و ستم کرنے کے کھیل سے ہاتھ اٹھا لیں۔ انہوں نے کہا ہے۔ ہمیں اس امر کا اعتراف ہے کہ سکھ اور ہندو عورتوں اور بچوں پر نہایت شرمناک حملوں کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ مسلمان پناہ گزینوں کی گاڑیوں اور قافلوں پر حملے نہ کئے جائیں۔ اگر ہمیں مسلمانوں کی دوستی حاصل کرنا مقصود نہیں اور ہم انہیں کبھی دوست نہ بنا سکے۔ تو ہم ان سے صاف جنگ لڑیں گے۔ اس جنگ میں مرد مردوں کو ماریں گے لیکن عورتوں اور بچوں کو نہ مارا جائے۔

کراچی ۲۳ ستمبر۔ حکومت سندھ کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جمعہ کے دن کام کے اوقات ۹ بجے صبح سے ایک بجے دوپہر تک ہوا کریں گے

قائد اعظم جناح سے مسٹر شہید سہروردی کی ملاقات

کراچی ۲۳ ستمبر۔ آج سابق وزیر اعظم بنگال مسٹر شہید سہروردی نے پاکستان میں ہندوستانی ہائی کمشنر مسٹر سری پرکاش سے ملاقات کی۔ گورنر جنرل پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح سے مسٹر سہروردی کی ملاقات پونے دو گھنٹے جاری رہی۔

مسٹر سہروردی نے قائد اعظم کو پنجاب اور دہلی کی صورت حال سے مطلع کیا۔ پروگرام کے مطابق مسٹر سہروردی نے کل دہلی روانہ ہونا تھا۔ لیکن اب انہوں نے پروگرام معرضِ التوا میں ڈال دیا۔ اب وہ کل قائد اعظم سے پھر ملاقات کریں گے۔

مسٹر سہروردی نے ایک طویل بیان میں ہندوؤں مسلمانوں اور دوسرے فرقوں سے اپیل کی ہے کہ وہ موجودہ ظلم و ستم اور کشت و خون فوراً بند کر دیں اور اس طرح وہ حکومت ہندوستان اور پاکستان کو امن اور اعتماد کی فضا پیدا کرنے دیں۔

مسٹر سہروردی نے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ ہندوستان بھر میں امن کمیٹیاں اور رضا کاران امن کے دوروں کا اہتمام کیا جائے گا۔

ڈچ نمائندہ کی کراچی میں آمد

کراچی ۲۳ ستمبر۔ ڈچ حکومت کے نمائندے نے بتایا کہ انہیں امید ہے کہ حکومت ہندوستان نے ڈچ ہوائی جہازوں پر ہندوستان سے گذرنے پر جو پابندیاں عاید کی ہوئی ہیں۔ وہ عنقریب ہٹالی جائیں گی۔ اور ایمسٹرڈم اور بٹاویہ کے درمیان کے ایل ایم ایئر میل سروس دوبارہ جاری ہو جائے گی۔

اتحادی تنظیم امن میں انڈونیشیا کے متعلق رپورٹ

بٹاویہ ۲۳ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ انڈونیشیا میں جنگ ختم کرنے کی کارروائیوں کے متعلق تحقیق کرنے کے لئے جو کمیشن مقرر کیا گیا تھا۔ وہ آج سکیورٹی کونسل کے روبرو اپنی رپورٹ پیش کر دے گا۔